مسیحی الہیات میں بعید العقل عناصر

ان کی موجودگی ، کردار اور فلسفیانہ رُتبہ پر ایک جائز ہ ۔ **(جیمز اینڈر سن) (نظر ثانی ڈبلیو گھیرے کر یمئن)**

یہ مضمون اُن تیس مضامین میں سے ایک ہے جو ڈاکٹر جیمز اینڈرسن نے مسیحی الہیات میں بعید العقل عناصر کے موضوع پر تحریر کیے ۔

1۔ جب ہم اس مضمون کا پیش لفظ پڑھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مُصنف نے اسے دوہرے مقصد کے لیے تحریر کیا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ کلیسیا کو الہیات کی اور دوہرے مقصد کے لیے تحریر کیا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ کلیسیا کو الہیات کی اور الہیات کو کلیسا کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ الہیات کا مطلب ہی خدا کو جلال دینا ہے ۔ اور اُس کی یہ سوچ واقعی ہی قابلِ ستائش ہے ۔ کلیسیائی تعلیم کی کتاب کو ہی دیکھ لیجیے جس میں ہلا سوال ہی یہ ہے کہ انسان کی اولین ترجیح ہمیشہ خدا وند میں مسرور رہنا اور اسکی عظمت کو بیان کرنا ہے ۔

2۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ڈاکٹر اینڈرسن اپنے اس مقصد پر کتنا پورا اُترتے ہیں ۔

پہلے باب کے بعد **(تعارف : بعید العقل عناصر کا مسئلہ)**

مصنف اپنی تحریر کا تعارف دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اُس نے بعید العقل عناصر کی موجودگی ، ۲پاک تثلیث میں بعید العقل عناصر ۳۔ یسوع مسیح کے متجسد ہونے میں بعید العقل باتیں ۴۔اور کیسے ان بعید العقل باتوں کو سمجھا جائے پر روشنی ڈالی ہے ۔ جبکہ کتاب کے دوسرے حصے میں وہ ان باتوں کی مناسبت ۔ ۵۔(مسیحی تعلیم کی اجازت سے) ۶۔خلاف قیاس الہیات کی منطقی تصدیق کا نقشہ اور ۷۔ (دفاع کیا گیا نمونہ)

باب نمبر۸۔ (نتیجہ : ان باتوں کی پیش اندیشی) مصنف کی تحقیق کو اختتام پذیر کرتی ہے ۔یہاں پر یہ کہنا بجا ہو گا کہ ڈاکٹر اینڈر سن (جو کہ ایک پڑھے لکھے شخص ہیں) بڑے محققانہ انداز سے لکھتے ہیں جو کہ پور ی کتاب میں قابلِ غور اور قابلِ غور اور قابلِ تعریف ہے ۔

اب جب کہ ہم مسیحی الہیات میں بعید العقل باتوں کے متعلق محو گفتگو ہیں تو ہمیں بہتر طور پر جانتے اور سمجھنے کی ضرورت ہے جیسا کہ کینتھ کنٹزر بڑی عرق ریزی کے ساتھ کہتا ہے پیرا ڈاکیسز ، کی دو اقسام ہیں : فصاحتی اور منطقی ۔ اول الذکر ایک استعارہ کے طور پر استعمال ہوئی ہے جس کا مقصد زیرِ بحث موضوع پر روشنی ڈالنا اور وجوہات کو سامنے لاتے ہوئے قاری کو چونکا دینا ہے بائبل مقدس میں بھی پیراڈاکیسز کا استعمال ہو اہے ۔ دیکھیے (متی 10-39)یوحنا 26-25-11نے 2قرنتیوں 10-9-6) منطقی پیرا ڈاکیسز اگر انکو اکٹھا کیا جائے تو یہ ایک جیسے نہیں ہیں ۔ یہاں پر بھی ہم نے دو یا تین ایسے اقتباسات دیکھے ہیں جو باہم مطابقت نہیں رکھتے پھر بھی قابل اعتبار ہیں ۔ کسی بھی صورت میں ان حوالہ جات کو انسانی عقل کے کہٹرے میں فیصلہ کے لیے کھڑا نہیں کیا جاسکتا ۔

3۔لیکن کوئی بھی استعدالی بنیاد پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ بائبل مقدس میں پیرا ڈاکیسز کا استعمال نہیں ہوا ہے ۔ بعض ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ بائبل میں منطقی پیرا ڈاکیسز کا استعمال بھی ہوا ہے اور ڈاکٹر اینڈرسن اُن میں سے ایک ہے ۔ اور جب اس مضمون کا نظر ثانی کرنے والا اس کتاب کے مصنف سے پیرا ڈاکسیز کے معاملے پر ٹکرائے گا تو پھر یہ اُس پر منحصر ہے کہ وہ اسے منطقی پیرا ڈاکس قبول کرئے یا نہ کرئے ۔

ڈاکٹر اینڈرسن کے نزدیک پیرا ڈاکس ایسے دعووٰں کا مجموعہ ہے جو عقلی لحاظ سے بے ربطگی کا شکار ہیں ۔ مصنف کے لیے پیرا ڈاکس کا مطلب بالکل برخلاف کے ہیں ۔(5-6) ایک پیرا ڈاکس ظاہراً اپنے آپ کے برعکس ہونے کے سوا کچھ نہیں اسی لیے تو اُسے انسانی عقل کی عدالت میں پیش نہیں کیا جاسکتا ۔

پہلے باب میں مصنف دو سوال پوچھتا ہے ۔ ان کے جواب ہمیں کتاب کی آوٹ لائن ہی دے دیتی ہے ۔ پہلا سوال ہے کہ کیا کوئی ایسی مسیحی تعلیم ہے جو خالصتاً خلافِ قیاس ہو ؟

کتاب کا پہلا حصہ (9-152)بڑا حتمی جواب دیتا ہے (6-7) دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا انسان منطقی اعتبار سے خلافِ قیاس باتوں پر یقین کر سکتا ہے ؟ کتاب کا دوسرا حصہ (107-306)اس سوال کا بھی تسلی بخش جواب دیتا ے ۔ (6-7)

کتاب کے پہلے حصے باب نمبر 2میں ڈاکٹر اینڈرسن بحث کرتا ہے کہ تثلیث میں پیرا ڈاکس (59-11)اور تیسرے باب میں مستجد کے بھید میں پیرا ڈاکس 106-61)منطقی پیرا ڈاکس کی شکل ہے ۔

4۔یہ صرف ظاہراً برعکس لگتے ہیں کیونکہ بائبل خدا کے ثالوث ہونے اور تثلیث کے اتحاد کے متعلق بدعت کو جان بوجھ کر بیان نہیں کر سکتی ۔ اگر ویسے ہی کہا جائے تو بیان کردہ پیرا ڈاکس یقینِ کامل کے قابل ہے ۔ اور اس کے متعلق کوئی شک نہیں ۔ (225) تثلیث کے پیرا ڈاکس کے بارے مصنف کا مطالعہ صرف یہ کہتا ہے کہ یہ ابتدائی تثلیثی بھید ہے ۔ 31-13) اور موجودہ تثلیثی بھید ہے ۔ 31-58) یہاں پر مصنف تیسری صدی کے شہنشاہوں کی تعلیم قلمبند کرتا ہے ۔ مثلاً اوریجن کے کام ، طرطولین ، آرلیس ، اتھینس اور اگسٹین (دوسرے بھی) اپنی موجودہ تثلیث کے متعلق تحقیق میں وہ کارل بارتھ ، کارل رہنر ، کرینلیس پلینٹگا ، جے آر ، رچڑ سونبرتی ، ڈیوڈ براون ، اے۔پی مارٹن اور دوسروں کا مطالعہ کرتا ہے ۔

ان مصنفین کی تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ درج ذیل نتیجہ اخذ کرتا ہے ۔

آج کے دور میں قابلِ غور بھید تثلیث ہے جس کی وضاحت پہلی صدی سے لے کر اکیسویں صدی تک کا کوئی مصنف نہیں دے پایا ۔ ہر کوئی ظاہراً ایک ہی بات کے گرد گھومتا دکھائی دیتا ہے اور جو کوئی بہت محتاط ماہر الہیات ہے وہ خواہ مخواہ پس و پیش کے ساتھ الجھا ہوا ہے اور یہ بعید العقل لگتا ہے یا پھر کفر اور بدعت (59)

یہ چونکا دینے والی بات ہے پہلے ذکر کی گئی باتوں کا درج ذیل جائزہ لیا گیا ہے۔

مستجد کے بھید میں پیرا ڈاکس ، پر اپنی فکر دیتے ہوئے ڈاکٹر اینڈرسن ابتدائی مسیحیت (80-63) اور موجودہ مسیحیت 105-80)پر غور کرتا ہے - بے شمار مصنفین کی تحریروں مثلاً اپلونیر یس ، اتھینس، الیگزینڈر ، اگسٹین ، نیسٹو ریزم ، کارل بارتھ ، کارل رہنر اور دوسروں کی تعلیم بتاتی ہے کہ ابتدائی کلیسیا کا مرکز المسیح تھا، موجودہ علم المسیح ، کا مطالعہ جب کونسس تھری ، دوہری نفسیات ، کارل بارتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا جاتا ہے تو مصنف اس نتیجے پر پہنچتا ہے -

۱۔جیمز اینڈرسن ، مسیحی الہیات میں پیرا ڈاکس اس میں اس کی موجودگی ، کردار اور فلسفیانہ رتبے کا ایک جائزہ (ایجن ، اوریگن ، ویب اور سٹاک پبلشرز 2007) یہ ڈاکٹر اینڈرسن کی کتاب میں سے لیا گیا ہے اس مضمون میں کُفر گوئی کا عنصر پایا جاتا ہے -

۲۔تمام حوالہ جات ، چھوٹی بڑی باتیں یا اقوال کلیسیائی تعلیم کی کتاب سے لی گئی ہیں - (فری پریسٹیرین پبلشرز 1994) انگریزی کی تجدید ہو رہی ہے -

۳۔کینتھ ایس کینٹرزر (پیرا ڈاکس) الہیات کی بشارتی ڈکشنری (بیکر بک ہاوس نمبر1984)

۴۔مصنف کا ایمان ہے کہ مسیحی الہیات میں تثلیث اور مستجد کا بھید دو ہی پیرا ڈاکس عناصر ہیں - وہ بحث کرتا ہے کہ مختلف مذہبی تعلیم کی کتابوں اور اصلاحی روایات کے متعلق بعید العقل باتیں کی جاسکتی ہیں - (7این)

جس طرح تثلیث بعید العقل ہے اسی طرح مستجد کا بھید بھی عقل سے بالا تر ہے - کوئی بھی مسیحی ماہر الہیات اس کی منطقی وضاحت نہیں دے سکا ۔ اس کے بعد یا پھر پیرا ڈاکس رہ جاتی ہے یا پھر غیر منطقی 106)

یہ دوسری تعجب انگیز بات ہے -

چوتھے باب میں ڈاکٹر اینڈرسن بائبل میں پیرا ڈاکس کا جواب دیتا ہے اور ہر ممکن کوشش کرتاہے کہ پیرا ڈاکس کو صحیح وضاحت پیش کرئے - اور اس باب کے نتیجے کے طور پر کہتا ہے کہ میں ہر وہ ممکن سعی کی جس نے پیرا ڈاکس کا مسئلہ حل ہو جائے اور دلائل دئیے کہ ہر کوئی فلسفیانہ بنیاد یا الہیاتی بنیاد پر غیر اطمینان دکھائی دیتا ہے - (152)

دوسرے الفاظ میں بائبل میں پیرا ڈاکس کے مسئلے کو سمجھنے کے لیے کوئی موثر حل نہیں ہے - یہ تیسری حیران کن بات ہے جو مصنف نے کتاب کے پہلے ہی حصے میں کی ہے -

گورڈن کلارک ایسی کوئی بات نہیں کرتا تثلیث اور تجسم پر وہ ایک منطقی اور بائبل دونوں کی روشنی میں تجویز دیتا ہے - روبرٹ ریمنڈ بھی مسیحی ایمان کی نئی الہیات میں تثلیث اور تجسم کے بھید کو سمجھنے کے لیے عقلی وضاحت پیش کرتا ہے پھر ویسٹ فٹر ایمان کا اقرار (یہ

تنظیم ہے) یہ سکھاتی ہے کہ تمام ترجموں میں مکمل یک جہتی پائی جاتی ہے ۔ مثلاً تمام اعضا آپس میں ایک ہیں ۔ (5-1) اور جہاں ہم خدا ، پاک تثلیث اور مسیح کی جو کہ درمیانی ہے 8-1-8) کے متعلق راسخ الاعتقاد ی ار منطقی تعلیم پاتے ہیں۔ 3-1-2) گورڈن کلارک اور ویسٹ منصتر ماہرین الہیات اور اصلاح کا ر یقین رکھتے ہیں کہ خدا کے مکاشفہ کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے ۔ یہ اتنے مافوق الفطرت نہیں ۔ (جتنے پیرا ڈاکس سے لگتے ہیں) یہ کسی کو بھی پریشانی کی حالت میں نہیں چھوڑتے (جیسا کہ پیرا ڈاکس کی تشریح کے نتیجے) بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ سچائی کی اتنی خالص طریقے سے تبلیغ کریں جتنی آپ کر سکتے ہیں ۔ اور ہم ایسا کرنا چاہ رہے ہیں ۔

8۔ درحقیقت ان اقتباسات میں بھید پوشیدہ ہیں نہ کہ پیرا ڈاکس ، بائبل مقدس بھید اور بعید العقل باتوں کے درمیان واضح فرق کرتی ہے ۔ اگر مصنف یہاں پر اسے بھید کے طور پر لے تو اسے سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی ۔

9۔ بائبل مقدس (بھید) کی تعریف یوں کرتی ہے کہ پہلے یہ بات پوشیدہ تھی اب ظاہر ہو چکی ہے (افیسوں 6-4-3) اور کلیسوں 27-1) یہ عہد عتیق کی روشنی میں بالکل درست ہیں جو کچھ پرانے عہد میں چھپا تھا وہ نئے عہد میں ظاہر ہو چکا ہے ۔ اور یہ اُن ڈاکٹرائن کی روشنی میں بھی صحیح ہے جن کو سمجھنے کے لیے مزید حکمت کی ضرورت ہے ۔ اور یہ ہے وہ بات جو خود بخود واضح ہوتی جاتی ہے ۔ جیسا کہ ویسٹ منٹر ایمان کے قرار میں کہا گیا ہے ۔ (7-1)

بائبل مقدس میں سب چیزیں ، سب کے لیے واضح اور سادہ نہیں ہیں بلکہ وہی جو ایمان لانے اور نجات پانے کے لیے ضروری ہیں ۔ اور اسی لیے وہ بائبل مقدس میں مختلف جگہوں پر ظاہر کر دی گئی ہیں ۔ نہ صرف جاننے والوں کے اوپر بلکہ نہ جاننے والوں کے لیے بھی تاکہ ہر کوئی کلامِ خدا کی کافی سمجھ حاصل کر سکے ۔

مقدس مرقس کی معرفت انجیل (مرقس26-22-8) سکھاتی ہے جہاں یسوع مسیح ایک اندھے کو بینائی دیتے ہیں۔ جب یسوع پہلی بار اندھے کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہیں تو وہ آدمیوں کو درختوں کی مانند چلتے پھرتے دیکھتا ہے ۔ لیکن جب یسوع دوبارہ اُسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا ہے تو وہ صاف دیکھنے لگتا ہے ۔

10۔ یہ ہے صحیح طریقہ کار جو بائبل مقدس کے مطالعے سے آتا ہے ۔ جتنا محتاط اور گہرا بائبل مقدس کا مطالعہ کر یں گے اتنی چیزیں زیادہ واضح ہوتی چلی جائیں گی یہ ہے اقرار کا مطلب جب ہم عام روز مرہ زندگی میں اس کا صحیح گرائمر اور منطقی اصولوں کے ساتھ پڑھنے اور سمجھنے کا طریقہ ۔

بائبل مقدس کو پڑھنے کے بارے میں کوئی بھید نہیں ہے ۔

جونتھن ایڈور ڈز تسلیم کرتا ہے کہ مکاشفہ کو سمجھنے کے لیے کوئی خاص طاقت کی ضرورت ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ انسانی الفاظ سے بعید ہستی کو سمجھنے کے لیے بھید کو جاننا ضروری ہے

ہاں انسان کلام خدا کو اُتنا ہی سمجھ سکتا ہے جتنا وہ ظا ہر کرنا چاہے ۔ کلامِ خدا اس انداز سے تحریر یا گیا ہے کہ اُس کی جتنی گہرائی میں اُترتے جاو گے حکمت اور سچائی کے خزانے پاتے جا و گے اور اس کلام میں اتنی حکمت ہے کہ دنیا کے آخر تک بھی ختم نہ ہو پائے گی ۔ یہ بات سچ ہے کہ کلامِ خدا کے بعض اقتباسات سمجھ سے بالا تر ہیں تاہم جتنا آپ اُسے سمجھنے کی کوشش کرو گے خدا اتنی روشنی عطا کرتا جائے گا۔

11-انسان عقل رکھتے ہیں لیکن بائبل نہیں کہتی کہ آپ چیزوں کو عقل کے خلاف سمجھو ۔

12-بقول کرٹ دانیال کچھ کیلون ازم کے پیرو جہاں بائبل مقدس میں بھید اور پیرا ڈاکس دیکھتے ہیں ۔ وہاں ایڈورڈ انسانی عقل میں آجانے والی وضاحتیں بھی دیکھتا ہے جو بائبل نے ہی پیش کی ہیں ۔

13-ویسٹ منسٹر کنفیشن اور اصلاحی مسیحیت کے مطابق خدانے بائبل مقدس کی چھیاسٹھ کتابوں میں نہ صرف اپنے آپکو ظاہر کیا ہے بلکہ اس انداز سے ظا ہر کیا ہے کہ ہر کوئی بخوبی سمجھ سکتا ہے ۔ خدا نے اپنے آپ کو اسی لیے اپنے کلام میں آشکارہ کیا ہے تاکہ ہر کوئی اُسے پہچان لے مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ ہم کوئی ایسی بات نہیں لکھتے جو تم پڑھ اور سمجھ نہ سکو۔ (2قرنتیوں 13-1)

۵-گورڈن ایچ کلارک ، دی ٹرینٹی (دی ٹرنیٹی فاونڈیشن 1985)

۶۔ گورڈن ایچ کلارک متجسم کا بھید (دی ٹرینٹی فاونڈیشن 1988)

۷۔ روبرٹ ایل ریمنڈ ، مسیحی ایمان کی نئی ترتیب شدہ الہیات ۔

۸۔ گورڈن کلارک از سر نو تشکیل شدہ ایمان اور ویسٹ فٹر کنفیشن ، پارٹ 2 دی ٹرینٹی ریویو (جون 2009)3-2گورڈن ایچ کلارک بائبل اور اسے پڑھنے کے ہدایات (ٹرینٹی فاونڈیشن 1982-199

۹۔ ڈاکٹر اینڈرسن کتاب میں تثلیث کے موضوع پر لکھتا ہے ۔ لیکن ایسے لگتا ہے جسے وہ پیرا ڈاکس کے ساتھ بھید کو سمجھنا چاہتا ہے ۔ اور یوں بحث کرتے ہوئے دو اصطلاحات اخذ ہو جاتی ہیں وہ کہتا ہے کہ بھید مافوق الفطرت واقعات کا مکاشفہ ہے ۔ جب ہم کسی چیز کو گہرائی کے ساتھ مطالعہ کر نے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا کی مدد سے وہ ہماری دانست میں آجاتی ہے -245)

۱۰۔ جان اوون ، عبرانیوں (دی بیسز آف ٹروتہ ٹرسٹ 1991)والیم 72میتھو ہینری ۔ بائبل کی مکمل تفسیر ، نیو جرسے ، فلیمنگ ایچ ریویل کمپنی ، والیم 503

۱۱-جانتھن ایڈورڈ ، جانتھن کے اعمال ۔ والیم 23

دی مس سلنیز 1360-1153یا لے یونیورسٹی پریس 2004مس سلینی 2004

۱۲۔ جانتھن ایڈورڈ ، جانتھن کے اعمال ، ریوائز ڈ بائے ایڈور ہیک مین ، (دی بیسز آف ٹووتھ ٹرسٹ 133-1-1974)

۱۳۔کرٹ دانیال ، کیلون ازم اور الہیات کی تاریخ (سپرنگ فیلڈ گڈ بکس 2003)99

دی کنفیشن کسی بھی لحاظ سے انکارنہیں کرتے کہ بائبل مقدس کی بعض تعلیمات کو سمجھنا مشکل ہے مثلاً مقدس پطرس لکھتا ہے کہ اور تمام خطوط میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے بعض باتیں ہیں جنکا سمجھنا مشکل ہے اور جو جا ہل اور بے قیام ہیں وہ اُنکے معنوں کو دوسرے نوشتوں کی طرح اپنی ہلاکت کے لیے بگاڑتے ہیں (2پطرس 16-3) غور کریں کہ مقدس پطرس یہ نہیں کہتا کہ تمام چیزیں یا بہت سی چیزیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ بعض چیزوں کو سمجھنا مشکل ہے ۔ مقدس پولوس کے نزدیک بھی چند چیزوں کو سمجھنا مشکل ہے ۔ رسول ہمیں یہ نہیں سکھاتے کہ ان چیزوں کو ہم سمجھ نہیں سکتے ۔ بلکہ یہ کہ ہم ان کو مزید مطالعہ اور گہرے غور فکر سے سمجھ سکتے ہیں ۔ اسی آیت مقدس پطرس کہتا ہے ۔ کہ جو جاہل اور بے قیام ہیں وہ انکے معنوں کو اپنی ہلاکت کے لیے بگاڑتے ہیں ۔ مقدس پولوس لکھتے ہیں ۔ کہ اگر ہماری انجیل پوشیدہ ہے تو ہلاک ہونے ولاوں پر پوشیدہ ہے (2 قرنتیوں 3-4)

دی کنفیشن 2-1) تصدیق کرتے ہیں کہ جو بائبل مقدس میں پیرا ڈاکس کی موجودگی کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ وہ خود اس سے منکر ہیں ۔ مثلا بائبل میں مختلف جگہوں پر وہ باتیں واضح اور شفاف بتائی گئی ہیں جو ایمان لانے سمجھنے اور نجات پانے کے لیے کافی ہیں ۔ اور دوسری جو سمجھ سے بالا تر ہیں ۔ انکو سمجھنے کے لیے مزید مطالعہ درکار ہے ۔

14۔جیسا کہ زبور نویس تحریر کرتا ہے کہ وہ خداوند کی شریعیت کامل ہے ۔ جان کو بحال کرنے والی ہے (زبور 8-19) اور ایک جگہ اور کہتا ے کہ تیرا کلام میرے قدموں کے لیے چراغ اور راہ کے لیے روشنی ہے ۔ (زبور 105-119) یہی بات حضرت موسیٰ بھی بنی اسرائیل کو سکھاتا ہے کہ سُن اے اسرائیل کہ خداوند ہمارا خدا وہی اکیلا خدا وند ہے ۔ پس تو خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر اور یہ باتیں جن کا میں آج تجھے حکم دیتا ہوں تیرے دل میں رہیں اور تو یہ اپنے لڑکوں کو بار بار بتا اور اُنکی بابت اُن سے ذکر کر جس وقت تو اپنے گھر میں بیٹھے اور جس وقت تو راہ میں چلے اور جس وقت تو لیٹے اور جس وقت تو اُٹھے ۔ (تثنیہ شرع 9-4-6) یہ اقتباس ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل اور انکے بچے اس قابل ہیں کہ خدا کے کلام کو سمجھ سکیں ۔ یسوع مسیح بھی کلامِ خدا کو سمجھنے کے لیے ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں ۔ کہ تم نوشتوں میں ڈھونڈتے ہو اس لیے کہ تم گمان کرتے ہو کہ انہی میں تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے ۔

(یوحنا

(5-39

یہ بات سمجھنا ازحد ضروری ہے کہ جب کنفیشن یہ کہتے ہیں کہ بائبل میں بعض جگہوں پر ایمان لانےا ور نجات پانے کے لیے چند باتیں واضح کر دی گئی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھوں نے اپنے آپکو بچا لیا ہے بلکہ یہ حقیقت عالمی سطح پر مان لی گئی ہے کہ نجات تب ہی ملتی ہے جب انسان اپنی ساری زندگی پاکیزگی اور یسوع میں نئے مخلوق بننے میں بسر کرتا ہے ۔ بائبل مقدس نجات کے متعلق ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ ہم کس طرح نجات پاسکتے ہیں ۔ الفاظ نجات نہیں ہیں ۔

کنفیشن 6-1) بھی یہ کہتے ہیں کہ انسان کی ساری زندگی ایمان اور اُس کی پاکیزگی اُس کے لیے نجات کا وسیلہ بنتی ہے ۔

بائبل مقدس بھید کے متعلق تو سکھاتی ہے لیکن منطقی پیرا ڈاکس کی بعض جگہوں پر واضح نفی کی گئی ہے ۔ کیونکہ خدا بے تربیتی کا نہیں بلکہ تربیت کا خدا ہے (۱قرنتیوں 33-14) خدا پریشانی اور کشمکش کا خدا نہیں ۔ خدا وند کا رسول کہتا ہے کہ خدا کی صداقت کی قسم کہ تم سے ہماری بات ہاں اور نہیں ہوتی ۔ کیونکہ خدا کا بیٹا مسیح یسوع جس کی منادی ہم نے یعنی میں نے اورسلوانس اور تیموتاوس نے تمہارے درمیان کی ہے ۔ وہ ہاں ارو نہیںنہ ہوا بلکہ اُس میں ہاں ہی ہاں تھی ۔ (۲قرنتیوں 20-18-1) اس حوالے میں بھید کی باتیں کی گئی ہیں ۔ پیرا ڈاکس کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ۔گارڈن کلارک کہتا ہے کہ بائبل میں پیرا ڈاکس اس سے بڑھ کر کچھ نہیں کہ کان سوجھا ہوا ہے اور وہ درد کر بھی سکتا ہے ۔ اور نہیں بھی ۔

15۔روبرٹ ریمنڈ کہتا ہے کہ بائبل میں پیرا ڈاکس ہے یا نہیں ۔ اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے سب سے بڑی وجہ منشا ہے ایک کہتا ہے کہ (ہے) اور اُسی لمحے دوسرا کہتا ہے کہ (نہیں) ۔

16۔مثلاً خدا کی بادشاہت اور انسان کی ذمہ داری میں کوئی پیراڈاکس نہیں ہے یہ بات ویسٹ منٹر اسمبلی میں طے ہو چکی ہے ۔ لیکن بعد میں ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ باب نمبر3میں پھر کہا گیا کہ پیرا ڈاکس کا وجود ازل سے ہے جس طرح خدا کا وجود ابد سے ہے ۔ بعض ماہرین اسبات نے کہا کہ نہیں یہ اقتباسات اعلیٰ قسم کے بھید نہیں ۔ اور خدا نے اس لیے یہ بھید کلام خدا میں دیئے ہیں تاکہ انکو ایمانی گہرائی ، روحانی قوت اور اپنی حکمت کے ساتھ جانا جا سکے اور یہ بھید انسانی عقل کی کسوٹی پر پرکھے نہیں جا سکتے ۔

مارٹن لیوڈ جونز کہتا ہے کہ مسیحیت اور جھوٹے مذہب میں فرق ہے کہ سچا مذہب وہ ہے جس میں بھید آشکارہ ہوں اور جھوٹا مذہب وہ ہے جس میں بھید پوشیدہ رہیں ۔ مسیحیت میں بھید شفاف ہیں ۔

17۔اگر ڈاکٹر پیرا ڈاکس سے بھرا ہے جھوٹا ہے ۔ جانتھن ایڈورز اس سے اتفاق کرتا ہے ۔ یہ غیر مسیحی نظریات ہیں جو بدعتوں کے انبار سے بھرے پڑے ہیں ۔

18۔مسیحی الہیات میں بعید العقل باتیں(پارٹ 2میں) ان خلافِ قیاس باتوں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا انسان منطقی لحاظ سے

مافوق الفطرت تعلیم پر یقین کر سکتا ہے ؟ ڈاکٹر اینڈرسن کہتا ہے کہ یہ ممکن ہے اسی لیے مصنف یہ نہیں پوچھتا کہ کوئی یقین رکھے گا کہ نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ان باتوں پر ایمان رکھا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ دُنیا سچ کہتی ہو ۔ ہم سب اُن تمام باتوں پر یقین رکھتے ہیں ۔ جو سچ نہیں ہے لیکن ہم صرف اس لیے مان لیتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ سچ ہوں اس طرح ہم غلطی پر ہیں ۔ کیونکہ یہ باتیں ظاہراً خلاف قیاس نہیں لگتی لیکن ہوتی تو ہیں اس لیے یہ ناممکن ہے ۔ اور ڈاکٹر اینڈرسن اپنے دعویٰ پر غلط ہے (153)

باب نمبر6(262-217) ہمارے سامنے ایسی دلیلیں رکھتا ہے کہ بائبل مقدس میں پائی جانے والی مافوق الفطرت باتوں پر یقین رکھا جا سکتا ہے کیونکہ کلام خدا سچائی بتاتا ہے (153)اس باب میں مصنف پیرا ڈاکس کے کردار کا مطالعہ کرتا ہے ۔ (236-220)

پیرا ڈاکس کی ابتدا (243-237) اور پیرا ڈاکس کی استعدالی رسائی کے 224-261اور اس باب کے آخر پر آر اے پی ٹی کو دعویٰ کے ساتھ قلمبند کرتا ہے (پیرا ڈاکس تھیالوجی کی منطقی تصدیق)

۱۴۔اس مضمون کے متعلق مزید جاننے کے لیے دیکھیے ڈبلیو گرے کریپٹن صرف بائبل مقدس سے (دی ٹرینٹی فاونڈیشن 2002)

۱۵۔ گورڈن ایچ کلارک (ٹرینٹی فاونڈیشن 1987) 32

۱۶۔روبرٹ ایل ریمنڈ (کلام کی تبلیغ) روتھر فورڈہاوس بُکس 1988(31-30)

۱۷۔ڈی ۔ مارٹن لویڈ جونز ۷رومنز (بیسز آف ٹو وتھ ٹرسٹ 2005-1988)173-11

۱۸۔ایڈورز ، اعمال 30-1

ہم نیچے دیکھیں گے کہ یہ غیر ضمانت شدہ اعتقاد ہے ۱۹

اس باب میں مصنف یہ بھی کہتا ہے کہ جان کیلون (دوبارہ اصلاح شدہ اعتقاد کی وجہ سے کہتا ہے کہ خدا انسانی فہم سے بالا تر پستی ہے ۔ [اس سے اُسکی مراد اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہ خدا یک ایسی ہستی ہے جسکی وسعت اور گہرائی انسانی پہنچ سے باہر ہے]238اُسکی تعلیم یہ کہ خدا لامحدود عظیم الشان ہے جو اپنے کلام کے ذریعے اُسی طرح لوگوں سے بتیں کرتا ہے جسطرح ایک ماں اپنے بچوں سے باتیں کرتی ہے (241)اور یہ ایک پیرا ڈاکس تھیالوجی کی مثال ہے ۔

لیکن یہ بالکل ہی درست نہیں ہے ۔ کیلون بائبل مقدس میں پیرا ڈاکس کی موجودگی کی بڑی مخالفت کرتا ہے ۔

اُس نے لکھا تھا کہ اس میں کوئی شک نہیں جتنا میں بائبل میں پیرا ڈاکس کی موجودگی کی نفی کرتا ہوں کوئی نہیں کر سکتا ۔

20-جان روبنز کا کہنا بھی درست ہے کہ تحریک اصلاح اس لیے نہیں شروع ہوئی کہ پیرا ڈاکس کو مان لیا گیا تہ ا بلکہ اس لیے شروع ہوئی کہ پیرا ڈاکس کو مان لیا گیا تھا بلکہ اس لیے شروع ہوئی کہ پیرا ڈاکس کو رد کر دیا گیا تھا ۔ اور جو آج از سر نو پیدا ہونے کا دعویٰ کرتے تھے ابھی تک پیرا ڈاکس کی حمایت کر رہے ہیں ۔

21-باب نمبر ۷(263-306) میں ڈاکٹر اینڈرسن کے پیش کردہ نمبونے پر بہت سے اعتراضات کا ذکر ہے ہوسکتا ہے کہ یہ نمونہ مٹا دیا جائے ۔ اس میں وہ بائبل مقدس سے حمایت لیت اہے (267-275) اور الہیات سے مدد لیتا ہے -(275-285) اور فلسفانہ حمایت حاصل کرتا ہے (306-285) اور دوبارہ وہ آر اے پی ٹی کے نمونے کو پیرا ڈاکس مسئلے کا واحد حل تصور کرتاہے ۔ اور اسے قابلِ اعتماد قرار دیتا ہے ۔ (306)

حقیقت یہ ہے کہ منطقی پیرا ڈاکس پر کسی بھی طرح سے ایمان نہیں رکھا جا سکتا اور نہ ہی اسے قبول کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ پیرا ڈاکس ظاہراً کچھ اور ہے اور حقیقت میں کچھ اور تو پھر کس طرح اسے تسلیم کیا جا ئے ۔ کس پر ایمان رکھے جو نظر آرہا ہو اُس پر یا اُس پر جو نظر نہیں آرہا ۔ انسانی عقل اسے قبول کرنے سے انکاری ہے ۔

اب غور طلب نقطہ ہے کہ پیرا ڈاکس پر ایمان ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسے تسلیم کرئے یا نہ کرئے ۔ لیکن عالمگیر سطح پر یہ کہنا کہ یہ چیزیں پیرا ڈاکس ہیں اور یہ نہیں ہے اس کے لیے عقل کل چاہیے کیونکہ ہر کوئی یہ سوچے گا کہ یہ شخص کیسے جانتا ہے کہ یہ ہے اور یہ نہیں ہے ۔ ایک اور مسئلہ اُس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ عقل کو دھنگ کر دینے والی باتیں صرف ظاہراً ہیں ۔ اگر یہ غیر تصدیق اور غیر حقیقی سچائیاں اپنا کوئی وجود ہی نہیں رکھتیں تو وہ تمام غور و فکر اور مطالعہ فضول ہے جو ان بے بنیاد باتوں خیر باد نہیں کہتا ۔ اگر ہمارا مطالعہ ان من گھڑت باتوں کا منہ توڑ جواب نہیں دیگا تو پھر اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں رہ جاتا جو ان بعید العقل باتوں اور حقیقی سچائیوں کے درمیان تمیز کر سکے ۔ اور پھر کس طرح مومنین تک سچائی پہنچے گی ۔ اور ایماندار کس طرح جائیں گے کہ بائبل مقدس درحقیقت کیا کہتی ہے (یہی کہ یہ سب ناممکن ہے (۱قرنتیوں 33-14) اور ۲قرنتیوں 20-18-1) کے مطابق اگر یہاں پر ریمنڈ کا یہ جائزہ بالکل درست ہے (بلکہ درست ہے) تو اینڈرسن کی آر اے پی ٹی کی منطقی پیرا ڈاکس کے بارے میں ضمانت غلط ہے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کوئی کس طرح بائبل کی الہیات کو چھوڑ کر اپنی عقل پر انحصار کرئے گا اور وہ کچھ تسیم کر یگا جو بائبل نہیں بلکہ اُسکی اپنی عقل کہتی ہے ۔ (282) اصل بات یہ ہے کہ آر اے پی ٹی خود بھی اپنے اعتقاد پر قائم نہیں اور پیرا ڈاکس کے لیے کوئی منطقی ضمانت موجود نہیں۔

تیسری بات جب کوئی یہ کہتا ہے کہ خدا ان مافوق الفطرت باتوں کے ذریعے سچائی ظاہر کرنا چاہتا ہے تو وہ اُن تمام ممکنات کو ناممکنات میں بدل دیتاہے جو اُسے سچائی تک لے جاتی ہیں ۔ کیونکہ وہ ہر بار بائبل مقدس کی اس تجویز کو رد کر دیتا ہے جو اُسے اس کفر ، بدعت اور من گھڑت کہانیوں میں تمیز کر نے کا شعور دیتی ہے ۔ کیونکہ وہ اسے عقل کی کسوٹی پر کھنا چاہتا

ہے لیکن کلامِ خدا عقل کی کسوٹی پر پرکھا نہیں جا سکتا ۔ اور اگر عقل پر مسیحی ایمان کو پرکھا گیا تو مسیحی ایمان کی حقیقی روح ختم ہو جائے گی کیونکہ مسیحی مذہب ، انکشاف شدہ سچا مذہب ہے ۔

22۔یہ اصرار کرنا کہ بائبل مقدس میں پیرا ڈاکس (بعید العقل باتیں) موجود ہیں خدا کے پاک کلام کو جو کہ لا خطا اور ہر غلطی سے مبرا ہے اس پر اُنگلی اٹھانے کے مترادف ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ پھر آپ بائبل پر کم اور مافوق الفطرت باتوں پر زیادہ اعتقاد رکھتے ہیں ۔ اس حوالے سے ڈاکٹر کلارک کا کہنا بھی عمدہ ہو گا ۔ اگر ہم پیرا ڈاکس (مافوق الفطرت باتیں) پر ایمان رکھتے ہیں تو بائبل اور الٰہیات دونوں تباہ ہو جاتے ہیں ۔ اور جو باقی رہ جاتا ہے وہ جہالت ہے ۔

23۔جو کچھ ہمیں اب کرنا ہے وہ اپنی ایمان کی سچائی اور عقل کے درمیان تمیز ہے ۔ کیونکہ عقل سب کچھ نہیں ماسوائے خدا کی ایک صفت کے ۔ تو اے کدا وند سچائی کاخدا ہے ۔ زبور 5-31) اور سچائی از خود منطقی ہے (۱تیموتاوس 20-6)روح القدس سچائی کا روح ہے (یوحنا 14-17) ۱یوحنا 6-5)

اور یسوع مسیح مستجد سچائی ہے (منطق ، حکمت ، عقل) یوحنا 6-14) ۱قرنتیوں 24-1اورسب سے بڑھ کر کہ وہ الہیٰ کلام ہے ۔ خدا کا مکاشفہ ہے (یوحنا 1-1) یسوع مسیح ہمیں عہد عتیق اور عہد جدید کی چھیاسٹھ کتابوں میں واضح اور مکمل سچائی دیتے ہیں جیسا کہ ویسٹ منٹر کنفیشن (1-5)سکھاتی ہے کہ بائبل کے تمام حصوں میں اتفاق رائے پائی جاتی ہے خدا پریشانی کا خدا نہیں (۱قرنتیوں 33-14)وہ ہمارے ساتھ غیر واضح اور مافوق الفطرت انداز میں کلام نہیں کر سکتا جبکہ منطق خدا کی ایک صفت ہے ۔ اور یقیناً منطق کے اصول ازلی ہیں کیونکہ انسان کدا کی شبیہہ پر ہے ۔ (تکوین 27-26-1) اس لیے یہ قوانین اُسکا حصہ ہیں ۔

باب نمبر8(312-307) کتاب کے نتیجے کے طور پر لکھا گیا ہے یہاں پر مصنف اپنی تمام سوچ کو مختصر بیان کرتا ہے ۔ کچھ مسیحی لازمی تعلیمات ہیں جو کہ بعید العقل ہیں ۔ ان خلاف قیاس باتوں پر اعتقاد رکھنے سے انسان ذی عقل بن سکتا ہے ۔ یہ نقاط واضح کرتے ہیں کہ ڈاکٹر اینڈر سن کے نتائج اور دعویٰ جات دونوں غلط ہیں ۔

ہم نے اس مضمون کا مطالعہ یہ دیکھنے کے لیے شروع کیا تھا کہ کیا واقعی ہی بائبل مقدس میں مافوق الفطرت باتو ں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جبکہ الٰہیات کا کام صرف خدا کے نام کو جلال دینا ہے ۔ ڈاکٹر اینڈر سن نے اس تناظر میں بہت اچھی کو شش کی ہے ۔ لیکن گورڈن کلارک بالکل صحیح کہتا ہے کہ اگر ہم ان بعید العقل باتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو بائبل اور الٰہیات دونوں تباہ ہو جاتے ہیں اور جو باقی رہتا ہے وہ جہالت ہے جبکہ کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ آپ ایمان رکھو کہ خدا نے بائبل میں ایسی من گھڑت کہانیوں کی خود تعلیم دی ہے ۔ یہ کہہ کر اُس نے خدا اور خدا کے کلام دونوں کی توہین کی ہے بجائے اُس کے نام کو جلال دینے کے ۔

پھر ہم کس نتیجے پر پہنچے ہیں ؟ بہت سادہ اور عام فہم بات ہے کہ بائبل مقدس میں ایسی انسانی عقل کو دھنگ کر دینے والی باتوں کا ذکر نہیں ہے ۔ ڈاکٹر کلارک صحیح ہے ۔

۱۹۔ڈاکٹر اینڈرسن کے مطابق آر اے پیٹی کا دعویٰ تثلیث اور متجسد کے بھید کو مافوق الفطرت تعلیم قرار دیتا تھا ۔ (225)

۲۰۔ جان کیلون ، منتخب شدہ اعمال ، مترجم ہنری اور جولز نبٹ بیکر بُکس ہاوس (1983)والیم 330

۲۱۔جان ڈبلیو روبنز ۔ تحریک اصلاح کے فراموش کر دہ اصول دی ٹرینٹی ریویو (اکتوبر 2004)3۔

۲۲۔ریمنڈ کلام کی تبلیغ 31-30یہ بات قابل غور ہے کہ اے پی مارٹن جس کو اس کتاب میں ڈاکٹر اینڈرسن نے متعارف کروایا وہ پروفیسر ریمنڈ سے اتفاق کرتاہے کہ کوئی بھی ذی شعور انسان ان بعید العقل باتوں کو تسلیم نہیں کرئے گا ۔ 217

۲۳۔ گورڈن ایچ کلارک ۔ مسیحی فلاسفی کا تعارف (ٹرینٹی فاونڈیشن 1993)28

گورڈن کلارک مسیحی فلاسفی ۔ والیم 4(دی ٹرینٹی فاونڈیشن 2004)314

کہ بائبل مقدس میں مافوق الفطرت باتیں ایسے ہیں جیسے سوجھا ہوا کان جو درد کر بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ۔ یہ کلام خدا کی غلط تفسیر ہے کلا م خدا نہیں ۔ اس حوالے سے آپکی چھوٹی سی بھی کوتاہی آپکو راسخ الاعتقادی جیسی برائی کا شکار بنا سکتی ہے ۔